روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 26 اپریل 2002ء 12 صفر 1423 ہجری - 26 شہادت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 93

جنازے کا احترام

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی جنازہ جاتا ہوا دیکھے اور ساتھ نہ جاسکے تو کم از کم کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ جنازہ آگے گزر جائے۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب متی یقعد اذا قام للجنازة حدیث نمبر 1225)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

موت کو یاد رکھیں

موت کیا دور ہے؟ جس کی پچاس برس کی عمر ہو چکی ہے۔ اگر وہ زندگی پالے گا تو دو چار برس اور پا لے گا یا زیادہ سے زیادہ دس برس۔ اور آخر مرنا ہو گا۔ موت ایک یقینی شے ہے جس سے ہرگز ہرگز کوئی بچ نہیں سکتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ لوگ روپیہ پیسہ کے حساب میں ایسے غلطاں پیچاں رہتے ہیں کہ کچھ حد نہیں، مگر عمر کا حساب کبھی بھی نہیں کرتے۔ بدبخت ہے وہ انسان جس کو عمر کے حساب کی طرف توجہ نہ ہو۔ سب سے ضروری اور حساب کے لائق جو شے ہے وہ عمر ہی تو ہے۔ ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور یہ حسرت لے کر دنیا سے کوچ کرے۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ جیسے بہشتی زندگی اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے۔ جہنم کی زندگی بھی یہاں ہی سے شروع ہو جاتی ہے۔ جب انسان حسرت کے ساتھ مرتا ہے، تو بہت بڑے جہنم میں ہوتا ہے۔ جب دیکھتا ہے کہ اب چلا۔ ہیضہ، طاعون، محرقہ، خفقان یا کسی اور شدید مرض میں مبتلا ہوتا ہے، تو موت سے پہلے ایک موت وارد ہو جاتی ہے۔ جو دل اور روح کو فرسودہ کر دیتی ہے۔ اور وہ بھی حسرت ہوتی ہے۔ بعض امراض ایسے ہیں کہ دو منٹ میں دم لینے نہیں دیتے اور جھٹ پٹ کام تمام کر دیتے ہیں۔ جس نے ایک دن بھی مطالعہ کیا کہ میں مرنے والا جانور ہوں وہ اس عذاب سے بچنے کی فکر میں ہوا جو انسان کو حسرت کے رنگ میں کھا جاتا ہے۔

ہمارے عزیزوں میں سے ایک کو قولنج ہوئی۔ آخر پیشاب بند ہو کر سیاہ رنگ کی ایک قے ہوئی اور اس کے ساتھ ہی گردن لٹک گئی۔ اس وقت کہا کہ اب معلوم ہوا کہ دنیا کچھ چیز نہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ دنیا کوئی چیز نہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ہم سب جو اس وقت یہاں موجود ہیں، سال آئندہ میں بھی ضرور ہوں گے۔ بہت سے ہمارے دوست جو پچھلے سال موجود تھے، آج نہیں ہیں۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ اگلے سال ہم نہ ہوں گے۔ اسی طرح اب کون کہہ سکتا ہے کہ ہم ضرور ہوں گے اور کس کو معلوم ہے کہ مرنے والوں کی فہرست میں کس کس کا نام ہے۔ پس بڑا ہی مورکھ اور نادان ہے وہ شخص جو مرنے سے پہلے خدا سے صلح نہیں کرتا اور جھوٹی برادری کو نہیں چھوڑتا۔

(ملفوظات جلد اول ص 427)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

المناک حادثہ

مکرم ملک محمد داؤد صاحب مربی سلسلہ اور ڈرائیور وفات پاگئے

دو مربیان سلسلہ زخمی

احباب جماعت کو نہایت افسوس اور دلی رنج سے اطلاع دی جارہی ہے کہ 25/اپریل 2002ء بروز جمعرات صبح پنڈی بھٹیاں کے قریب ایک حادثہ میں ایک مربی سلسلہ اور ٹیکسی ڈرائیور موقع پر وفات پاگئے۔ جب کہ دو مربیان سلسلہ زخمی ہوئے ہیں۔

تفصیلات کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کا ایک وفد دورہ پر لاہور جارہا تھا کہ پنڈی بھٹیاں کے قریب کار کو حادثہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں مکرم ملک محمد داؤد صاحب مربی سلسلہ (دارالرحمت وسطی) اور مکرم عمران احمد صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب (طاہر آباد الف) ٹیکسی ڈرائیور بعمر 24 سال موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ اس حادثہ میں دو مربیان کرام مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب استاد مدرسۃ الحفظ کو سر پر شدید چوٹیں آئی ہیں اور ان کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل کروا دیا گیا ہے ان کے سر کا آپریشن متوقع ہے۔ مکرم حافظ محمد نصراللہ صاحب مربی سلسلہ (دارالبرکات ربوہ) کو بازو میں فریکچر ہوا ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔

مکرم ملک محمد داؤد صاحب

مکرم ملک محمد داؤد صاحب ابن مکرم ملک محمد اسحاق صاحب مرحوم پنشنر صدر انجمن احمدیہ یکم اگست 1970ء کو ربوہ میں پیدا ہوئے۔ اگست 1987ء میں وقف کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے اور جولائی 1991ء میں میدان عمل میں آئے۔ تین سال تک نظارت اصلاح وارشاد مقامی کے تحت بھکی آنہ ضلع شیخوپورہ، پیرو چک ضلع سیالکوٹ اور چک 99 شمالی ضلع سرگودھا میں بطور مربی سلسلہ خدمات بجالاتے رہے۔ 1994ء میں غیر ملکی زبان سیکھنے کے لئے آپ وکالت

باقی صفحہ 8 پر

جماعت احمدیہ گیانا کا جلسہ سالانہ

مکرم عبدالرحمن خان صاحب مربی سلسلہ گیانا

گیانا (Guyana) میں جماعت احمدیہ کا قیام

1957,58ء کی بات ہے جب یہاں برطانیہ کی حکومت تھی اور اس مملکت کا نام British Guiana تھا۔ اس وقت انجمن اشاعت اسلام (پیغامی گروپ) نے اپنے واعظین اور معلمین کے ذریعہ یہاں اپنے مشن کا اجراء کیا۔ ان واعظین کا تعلق ہندوستان سے تھا اور یہ انگریزی زبان میں مہارت رکھتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے یہاں کی انڈین نسل میں پیغام دینا شروع کیا جس کے نتیجہ میں یہاں کے لوگوں کی کچھ تعداد اس گروپ میں شامل ہوگئی۔ دراصل ان لوگوں کو ابھی اس بات کا علم نہیں تھا کہ حضرت مسیح موعود کا خلیفہ بھی اس دنیا میں موجود ہے۔ انہوں نے اسی گروپ کو حضرت مسیح موعود کی حقیقی جماعت تصور کرلیا۔

لیکن ابھی کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ اس گروپ کے ایک شخص نے جو کہ ریل گاڑی میں سفر کر رہا تھا ایک مسافر کے پاس انگریزی زبان میں ایک اخبار "The Truth" دیکھا جو کہ اس وقت جماعت احمدیہ نائیجیریا کی طرف سے شائع ہوتا تھا۔ اس نے وہ اخبار اس سے لے کر مطالعہ کیا۔ اس کے دل میں احمدیت کیلئے اس قدر جوش پیدا ہوا کہ اس نے ایک طرف نائیجیریا میں جماعت سے رابطہ کیا اور دوسری طرف ربوہ اور قادیان سے بھی رابطہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں اسے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کا سربراہ خلیفہ وقت ہے۔ چنانچہ اس نے اس وقت کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے رابطہ کیا اور جماعت میں شامل ہو کر پہلے احمدی ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ ان کا تعلق یہاں کے Moakhan خاندان سے تھا اور یہ ضلع Berbice کے گاؤں Sisters Village کے رہنے والے تھے۔ احمدیت میں شمولیت کے بعد آپ نے حضرت مصلح موعود سے یہاں مربی بھجوانے کے لئے درخواست کی جسے حضور نے ازراہ شفقت قبول فرماتے ہوئے 1960ء میں مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب کو اس غرض کے لئے روانہ فرمایا۔ جنہوں نے 1966ء تک یہاں مربی سلسلہ کے فرائض انجام دئے۔ آپ کے دور میں یہاں درج ذیل تین نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔

Edinbureh, New Amsterdam, Rosignol

ملک کی مختصر تاریخ اور جغرافیہ

یہ براعظم جنوبی امریکہ کے شمال میں ایک چھوٹا سا ملک ہے اور اس کی آبادی تقریباً سات سے آٹھ لاکھ ہے۔ اس ملک میں امریکہ کے باقی ممالک کی طرح مختلف نسلوں کے لوگ آباد ہیں۔ یہاں کی زبان انگریزی ہے البتہ انگریزی کی بگڑی صورت میں Creole بھی ایک زبان عموماً بولی جاتی ہے۔ یہاں کی کرنسی ڈالر ہے اور ایک امریکن ڈالر میں آج کل گیانا کے 190 ڈالرز ملتے ہیں۔

مذاہب کا جہاں تک تعلق ہے یہاں 40 فیصد ہندو 35 فیصد عیسائی اور 15 فیصد مسلمان آباد ہیں۔

اس ملک کا نام Guyana یہاں کے Amerindian باشندوں کی زبان سے نکلا ہے۔ جس کا مطلب ہے ''وہ سرزمین جس میں پانی کی کثرت ہو''۔ اس ملک میں نہریں اور دریا کثرت سے موجود ہیں اور یہ سرسبز ملک ہے۔ اس کا صرف 1/15 حصہ آباد ہے باقی جنگل ہی جنگل ہے۔

موسم معتدل ہے یعنی نہ ہی شدید گرمی اور نہ ہی شدید سردی ہوتی ہے۔ البتہ بارشیں کافی ہوتی ہیں لیکن خشکی کا بھی موسم آتا ہے۔ اسی بناء پر برطانیہ نے اپنے دور حکومت میں اس کا لقب

"The magneficient Province"

یعنی شاندار صوبہ رکھا تھا۔

جماعت احمدیہ گیانا کی مختصر تاریخ

گیانا میں 1960ء میں باقاعدہ مشن قائم ہوا اور سب سے پہلے مربی مکرم مولانا بشیر احمد آرچرڈ صاحب تھے۔ ان کے بعد یکے بعد دیگرے درج ذیل مربیان یہاں خدمات سلسلہ بجالاتے رہے۔

مکرم مولانا میر غلام احمد نسیم صاحب، مکرم مولانا چوہدری فضل الٰہی بشیر صاحب، مولانا محمد صدیق ننگلی صاحب، مولانا محمد اسلم قریشی صاحب (مرحوم) اور مولانا حنیف یعقوب صاحب (مرحوم)۔

مولانا محمد اسلم قریشی صاحب نے اپنے دور میں جارج ٹاؤن میں مشن ہاؤس کا اجراء کیا اور خاکسار عبدالرحمان خان کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے روانہ کیا۔

مولانا حنیف احمد یعقوب صاحب کے بعد کچھ عرصہ تک مرکزی مربیان کا سلسلہ بند رہا اور پھر خاکسار (عبدالرحمان خان) کو باقاعدہ یہاں مشنری کے طور پر تعینات کردیا گیا۔ اس دوران طالب یعقوب صاحب آف ٹرینیڈاڈ امیر و مشنری انچارج کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ان کے بعد مکرم عبدالرشید احمد اغبولہ صاحب آف نائیجیریا کو یہ اعزاز حاصل ہوا اور اب مولانا الحسن بشیر آرنن صاحب آف غانا امیر و مشنری انچارج کے فرائض انجام دے رہے ہیں جب کہ خاکسار ضلع Berbice میں خدمت سلسلہ کی سعادت پا رہا ہے۔

جلسہ سالانہ گیانا

یہ جلسہ 4 نومبر 2001ء کو منعقد ہوا۔ اس جلسہ کا موضوع ''دین حق عالمی اتحاد و امن کی دعوت دیتا ہے''

یہ جلسہ Demerara Cricket Club میں ہوا اور جماعت گیانا کی تاریخ میں پہلی بار اس طرح کھلے عام جلسہ کیا گیا۔ 11 ستمبر 2001ء کو نیویارک میں ہونے والے واقعہ کے بعد یہ دیگر مذاہب کے لوگوں کے لئے ایک حیران کن اعلان تھا۔

اللہ کے فضل سے جماعت کے تمام احباب نے خوب محنت کی۔ اس موقعہ پر بعض غیر از جماعت دوستوں نے بھی تعاون پیش کیا۔ جلسہ گاہ کی تیاری میں خدام نے بھرپور محنت سے کام کیا۔ کھانے کی تیاری اور مہمانوں کی دوسری ضرورتوں کا خیال رکھنے کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ کے سپرد تھی جنہوں نے صبح سے لے کر شام تک اس ذمہ داری کو نہایت احسن رنگ میں ادا کیا۔ لجنہ کی یہ ممبرات Berbice سے آئی ہوئی تھیں۔

معزز مہمانوں کی شمولیت

جلسہ میں امریکہ، کینیڈا اور وینزویلا کے سفراء کے علاوہ گیانا میں مختلف مذاہب و چرچز کے نمائندگان اور کئی ایک دیگر ممتاز شخصیات نے شرکت کی۔ سرینام سے جماعت کے سات افراد کا وفد اور Linden کے علاقے سے 26 غیر از جماعت افراد پر مشتمل ایک وفد نے جلسہ میں شمولیت کی۔

ضلع بربیس (Berbice) کی تمام جماعتوں سے، اسی طرح Rosignol, Edinburgh, No.19 Village, New Amsterdam, Canjie نیز جارج ٹاؤن جو کہ دارالحکومت ہے اور ضلع ڈیمیرارا (Demerara) وغیرہ کے احباب نے بھی اس جلسہ میں شمولیت کی۔

حضور کا خصوصی پیغام

اس جلسہ کے لئے پیارے آقا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلیفۃ المسیح الرابع کا خصوصی پیغام موصول ہوا جسے الحسن بشیر آرنن صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اور احباب نے نہایت غور اور انہماک سے یہ پیغام سماعت فرمایا۔

جلسہ کی کارروائی

جلسہ کا افتتاح مولانا الحسن بشیر آرنن صاحب امیر و مشنری انچارج نے کیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد آپ نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں دین حق کے عالمی امن اور وحدت کی تعلیم کو موثر رنگ میں پیش کیا۔ امریکی سفیر نے بھی اس موقع پر خطاب کیا جس میں انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ اس جلسہ کی کارروائی سن کر دل کو بہت سکون ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج معلوم ہوا ہے کہ ایسے بھی لوگ اس دنیا میں موجود ہیں جو عالمی طور پر امن کے قیام کے لئے دن رات محنت کر رہے ہیں۔

اسی طرح کینیڈا کے ہائی کمشنر نے بھی جماعت کو اس جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد دی۔ وینزویلا کے سفیر نے اپنی تقریر میں خوشی کا اظہار کیا اور بتایا کہ Caracas اور Velencia میں جماعت کی شاخیں موجود ہیں۔

جماعت احمدیہ سرینام کے نمائندہ مکرم رضا عبداللہ صاحب نے بھی اس موقعہ پر تقریر کی۔ جلسہ کے اختتام پر مولانا الحسن بشیر آرنن صاحب امیر و مشنری انچارج نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کروائی۔

جلسہ پر مقامی اخبارات کے نمائندگان بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ چنانچہ اگلے روز اخبارات میں جلی سرخیوں سے جلسہ کی خبریں مختلف اخبارات میں شائع ہوئیں۔

جماعتی لٹریچر کی تقسیم

اس جلسہ کے اختتام پر مکرم امیر صاحب نے جماعتی لٹریچر اور قرآن کریم کے تراجم مہمانان کرام کی خدمت میں پیش کئے۔ چنانچہ اس موقعہ پر امریکی سفیر کو انگریزی زبان کا ترجمہ دیا گیا۔ وینزویلا کے سفیر کو سپینش ترجمہ پیش کیا گیا۔ جس پر ان معزز مہمانوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور وعدہ کیا کہ وہ ضرور قرآن کریم سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ برطانیہ کے سفیر چونکہ خود حاضر نہ ہو سکے لہٰذا محترم امیر صاحب نے امریکہ سفیر کو ان تک پہنچانے کے لئے قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا۔

اظہار تشکر

جماعت گیانا چونکہ پہلی بار اس قسم کا جلسہ منعقد کر رہی تھی اس لئے انتظامات کرنے میں مشکل تو پیش آتی رہی لیکن اللہ کے فضل سے جلسہ کے تمام کام نہایت خوش اسلوبی سے انجام پاتے رہے۔

حیرت کی بات ہے کہ غیر از جماعت دوستوں نے نہ صرف ہماری دعوت کو قبول کیا بلکہ جلسہ کی ضرورت کے پیش نظر بعض اشیاء بطور عطیہ دینے کا وعدہ کیا اور یوں جلسہ کی بہت سی ضرورتیں بغیر خرچ کے اللہ تعالیٰ نے پوری فرمادیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 15 مارچ 2002ء)

ہر عمل سے پہلے اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنی چاہئے کہ وہ برکتوں والا ہو اور اچھے نتائج نکلیں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے

براہین احمدیہ

کے مطالعہ سے احمدیت قبول کرنے والے احباب کی ایمان افروز سرگزشت

عبدالسمیع خان ایڈیٹر الفضل

قسط دوم

دل میں ایک امنگ پیدا ہوئی

حضرت صوفی نبی بخش صاحب لاہوری بیان فرماتے ہیں۔

"13 / جون 1886ء کا واقعہ ہے پنڈت لیکھرام پشاوری نے ایک اشتہار حضرت مسیح موعود کے اس اشتہار کی مخالفت میں شائع کیا۔ جس میں آنجناب نے ایک بشیر لڑکے کی پیدائش کے متعلق پیشگوئی کی تھی۔ اس اشتہار میں پنڈت صاحب نے اپنی فطرت کے مطابق دشنام دہی اور سب وشتم سے کام لیا۔ اتفاقاً وہ اشتہار میری نظر سے بھی گزرا۔ میں نے استفسار کے طور پر حضرت صاحب کی خدمت میں ایک کارڈ لکھا۔ لیکن بباعث عدم علم ایسے طرز سے لکھا گیا کہ حضور نے مجھے معاندین میں سے تصور کیا۔ الاعمال بالنیات۔ خیر یہ گزری کہ حضرت صاحب نے چند مخلص دوستوں سے بذریعہ خط و کتاب خاکسار کے متعلق دریافت فرمایا جنہوں نے از راہ کرم حضور کی تسلی کی اور لکھا کہ یہ شخص ہمیشہ سے آپ کا مداح رہا ہے۔ اس کے بعد آپ نے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس کے عنوان میں یہ شعر درج تھا کہ

ہم نے الفت میں تری بار اٹھایا کیا کیا
تجھ کو دکھلا کے فلک نے ہے دکھایا کیا کیا

اس اشتہار کے پڑھنے اور براہین احمدیہ کے بار بار کے مطالعہ سے میرے دل میں ایک امنگ پیدا ہوئی کہ میں خود قادیان جا کر حضرت صاحب سے ملاقات کروں کیونکہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کا دیدار فیض آثار گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ اس نیت سے اکتوبر 1886ء کو میں پہلی دفعہ حاضر خدمت ہوا اور مغرب کی نماز میں نے بیت مبارک میں حضرت اقدس کی اقتداء میں پڑھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ وہیں بیٹھ گئے اور بطور نصیحت مختصر الفاظ میں تقریر فرمائی۔

صوفی صاحب نے جماعت کے پہلے جلسہ سالانہ پر 27 دسمبر 1891ء کو بیعت کر لی۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص 93، 94)

کتاب کو پڑھ کر لٹو ہو گئے

گوجرانوالہ کے حضرت شیخ کریم بخش صاحب اور حضرت شیخ صاحبدین صاحب کو خدا تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی جس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت صاحب کے دعویٰ کے معاً بعد جب شہر میں حضور کا ہر جگہ چرچا شروع ہوا تو حضرت شیخ صاحبدین صاحب کو جو ان دنوں مڈل کے طالب علم تھے۔ انہوں نے اپنے استاد حضرت مولوی احمد جان صاحب سے دریافت کیا کہ یہ مرزا صاحب کون ہیں جن کی شہر میں ہر جگہ باتیں ہو رہی ہیں۔ حضرت مولوی صاحب موصوف شیخ صاحب کی خوش قسمتی سے احمدی تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ بیٹا! آج دنیا میں قرآن کریم کو جاننے اور سمجھنے والے صرف مرزا صاحب ہیں۔ ان کی اس بات سے متاثر ہو کر حضرت شیخ صاحب نے اپنے بڑے بھائی شیخ کریم بخش صاحب سے بھی اس گفتگو کا ذکر کیا۔ شیخ کریم بخش صاحب نے کہا کہ کل تم اپنے ماسٹر صاحب سے حضرت مرزا صاحب کی کوئی کتاب لے آنا۔ چنانچہ حضرت شیخ صاحب کے مطالبہ پر حضرت مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی مشہور کتاب براہین احمدیہ ہر چہار حصص دے دی۔ حضرت شیخ کریم بخش صاحب تو اس کتاب کو پڑھ کر لٹو ہو گئے اور فوراً قادیان جا کر بیعت کر آئے۔ ان کی واپسی پر حضرت شیخ صاحب دین صاحب نے بھی بیعت کا خط لکھ دیا۔ یہ واقعہ 1891-92ء کا ہے۔

یہ دونوں بھائی چونکہ گوجرانوالہ کی ایک وسیع برادری کے افراد تھے۔ اس لئے ان کی خوب مخالفت ہوئی۔ مگر انہوں نے اس کی قطعاً پروا نہ کی۔ تھوڑے دنوں کے بعد دونوں بھائی قادیان گئے اور حضرت شیخ صاحب دین صاحب نے بھی دستی بیعت کر لی۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص 139، 140)

چودھویں کا چاند

حضرت منشی گلاب دین صاحب رہتاس (جہلم) جب 44 سال کے ہوئے تو ان کی زندگی میں ایک حیرت انگیز واقعہ رونما ہوا جس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

"چونکہ یہ زمانہ حضرت امام مہدی کے ظہور کا تھا۔ ہر خاص و عام امام مہدی کی آمد کے منتظر تھا۔ سعید فطرت لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارات کا سلسلہ جاری تھا۔ حضرت منشی صاحب کی ہمشیرہ رانی (زوجہ علی بخش مرحوم) نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر چودھویں کا چاند طلوع ہوا ہے اور ہر طرف روشنی پھیل گئی ہے۔ انہوں نے صبح اٹھ کر اپنی خواب حضرت منشی صاحب کو سنائی اور صرف اتنا کہا کہ مہدی آ گیا ہے اس کو ڈھونڈو۔"

۔ اس کے کچھ دن بعد حضرت منشی صاحب کے ایک نہایت متقی شاگرد سید غلام حسین شاہ نے جو جہلم کچہری محکمہ مال میں ملازم تھے آپ کو حضرت مسیح موعود کا ایک اشتہار اور دو کتب مطالعہ کے لئے بھیجیں کہ غور سے ملاحظہ کریں۔ اور دیکھیں کہ مصنف کس شان کا شخص ہے۔ جب آپ نے وہ کتابیں دیکھیں (جن میں ایک کتاب براہین احمدیہ تھی) آپ نے اپنی ہمشیرہ سے کہا کہ مبارک ہو آپ کی خواب پوری ہو گئی ہے۔ امام مہدی کا ظہور ہو گیا ہے جب کتب کا مطالعہ کیا۔ دوران مطالعہ آپ کو کچھ مشکل پیش آئی تو آپ اپنے ایک دوست میاں اللہ دتہ صاحب کے پاس گئے جو ناخواندہ ہونے کے باوجود بڑے ذہین، دانا اور نیک سیرت انسان تھے۔ انہوں نے کہا کہ مولوی صاحب (منشی صاحب۔ ناقل) آپ صبر سے کام لیں کہیں جلدی میں صادق کا انکار نہ ہو جائے۔

(الفضل قادیان 27 جنوری 1921ء)

جب حضرت مولوی برہان الدین جہلمی قادیان اور ہوشیار پور جا کر حضرت مسیح موعود کی زیارت کے بعد واپس جہلم آئے تو منشی گلاب دین صاحب آپ کے پاس گئے اور اپنی ہمشیرہ کی خواب اور کتب کے مطالعہ کا ذکر کیا تو مولوی برہان الدین جہلمی .... نے کہا کہ جس کی ہمیں انتظار تھی وہ قادیان میں پیدا ہو گیا ہے جاؤ تم بھی دیکھ آؤ اور تسلی کر لو اور اس پر منشی گلاب دین صاحب نے کچھ اعتراض کیا تو غصہ میں آ کر فرمایا کہ "............ پہلے اسے جا کر دیکھ آؤ پھر آ کر میرے ساتھ بات کرنا۔" تو یوں قادیان کا سفر اختیار کیا۔ آپ کے ہمراہ آپ کا ایک قریبی رشتہ دار ملک غلام حسین صاحب قادیان گئے۔ جب بٹالہ پہنچے تو آپ کی ملاقات مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے ہوئی۔ انہوں نے آمد کے بارے میں پوچھا تو علم ہوا کہ یہ دونوں آدمی مرزا صاحب کی ملاقات کے لئے رہتاس سے آئے ہیں تو انہوں نے کافی بہکایا قریب تھا کہ آپ واپس جاتے مگر اس خیال سے کہ واپس جا کر کیا بتائیں گے' بٹالہ سے صبح سویرے سفر شروع کیا اور قادیان جا کر حضرت مسیح موعود سے (جب کہ آپ سیر کر کے واپس آ رہے تھے) ملاقات ہوئی آپ کے نورانی چہرہ کو دیکھ کر واپس آ گئے۔

تو منشی گلاب دین صاحب اور ملک غلام حسین صاحب نے بیعت کا خط لکھ دیا۔ حضرت مسیح موعود نے بذریعہ خط آپ کی بیعت بتاریخ 8 / ستمبر 1892ء کو منظور فرمائی۔ آپ کا بیعت نمبر 352 درج ہے۔ حضرت اقدس کی تصنیف انجام آتھم میں مندرجہ فہرست 313 رفقائے بانی سلسلہ احمدیہ میں آپ کا نمبر 34 ہے۔

(ماہنامہ انصار اللہ جنوری 2002ء)

عالم ربانی

وزیر اعظم پٹیالہ خلیفہ سید محمد حسن خان صاحب حضرت اقدس کے خاص عقیدت مندوں میں سے تھے۔ جب براہین احمدیہ شائع ہوئی تو وہ دل و جان سے آپ کے گرویدہ ہو گئے اور اس کی اشاعت میں نمایاں حصہ لیا۔ آپ بصد ذوق و شوق براہین پڑھتے دوسروں سے پڑھوا کر سنتے اور گھنٹوں محظوظ ہو کر زبان سے بار بار فرماتے "فی الحقیقت یہ شخص علماء ربانی میں سے ہے۔"

حضرت اقدس کے سفر پٹیالہ کے ایمان افزا حالات جناب مرتضیٰ خان حسن صاحب کے قلم سے ملاحظہ ہوں

"وزیر صاحب کی دعوت پر حضرت اقدس جون 1888ء میں پٹیالہ تشریف لے گئے۔ آپ حضرت کی آمد پر جامے میں پھولے نہ سماتے تھے۔ ریاست میں اعلان کیا کہ ہمارے ایک عالم ربانی تشریف لا رہے ہیں ان کی زیارت کے لئے سب کو آنا چاہئے .... حضرت تشریف لائے تو آپ کا استقبال اس شان و شوکت سے کیا جس طرح بڑے بڑے راجاؤں اور نوابوں کا کیا جاتا ہے ریاست کے دستور کے مطابق ہاتھی اور گھوڑے لے کر اسٹیشن پر گئے اور ایک شاندار جلوس حضرت اقدس کے استقبال کے لئے مرتب کیا۔ وزیر صاحب فرماتے دنیا کے لوگوں کی عزت تو کی جاتی ہے مگر اصل عزت کے لائق تو یہ لوگ ہیں جو دین کی جائے پناہ ہیں۔ استقبال کے وقت لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ جمع تھے۔ لوگ شوق زیارت سے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس قدر خلقت کا اژدہام تھا کہ پٹیالہ کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی مگر حضرت ہیں کہ اس ظاہری شان و شوکت کی طرف آنکھ بھی اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ نہ کسی دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں نہ کوئی فخر ہے نہ غرور نہ تکبر۔ وہی سادگی وہی منکسر المزاجی جو جبلت میں خدا نے ودیعت فرمائی تھی اب بھی عیاں ہے آنکھیں حیا سے نیچے جھکی ہیں لب ہائے مبارک پر ہلکا ہلکا تبسم ہے چہرہ پر انوار الٰہی کی بارش ہو رہی ہے۔ گویا ابھی غسل کر کے باہر نکلے ہیں۔ دیکھنے والوں کی نظر آپ پر پڑتی ہے۔ تو سبحان اللہ سبحان اللہ کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ چاروں طرف سے السلام علیکم! السلام علیکم! کی آواز آتی ہے آپ کمال وقار سے ہر ایک کا جواب دیتے اور دونوں ہاتھوں سے اور کبھی ایک ہاتھ سے مصافحہ کرتے ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد اول ص 330)

محبت کا جوش پیدا ہو گیا

حضرت حکیم محمد حسین صاحب المعروف مرہم عیسیٰ اپنے احمدی ہونے کا باعث یہ بیان کیا کرتے تھے کہ آپ سر سید احمد خان صاحب مرحوم کی کتابیں پڑھا کرتے تھے۔ اس کے بعد حضرت صاحب کا تذکرہ سنا

اور کچھ اشتہارات بھی دیکھے- براہین احمدیہ بھی پڑھنے کا موقعہ ملا- اس سے آپ کے دل میں حضرت کی محبت کا جوش پیدا ہوا- اور آپ قادیان تشریف لے گئے- حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وساطت سے حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شرف بیعت سے مشرف ہوئے-

(تاریخ احمدیت لاہور ص132)

دہریت کافور ہوگئی

حضرت میاں محمد دین صاحب جن کا نام تین سوتیرہ رفقاء میں تیسرے نمبر پر ہے- ان کی ہدایت کا موجب بھی براہین احمدیہ بنی- اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت میاں صاحب کے تعلقات حضرت منشی جلال الدین صاحب بلانوی کے بیٹوں سے تھے- 1893ء میں حضرت منشی جلال الدین صاحب رفیق حضرت اقدس (تین سوتیرہ میں نمبر اول پر) نے سیالکوٹ سے اپنے بیٹوں کے لئے حضرت مسیح موعود کی بعض کتب اپنے گھر گجرات بھجوائیں-

حضرت منشی صاحب کے بڑے بیٹے مرزا محمد قیم صاحب نے ان کتب کا ذکر حضرت میاں محمد دین صاحب سے کیا اور کہا کہ تم دوسری کتابیں پڑھتے رہتے ہو یہ بھی پڑھ کر دیکھ لو-

حضرت منشی صاحب نے فتح اسلام اور توضیح مرام کے بعد جب براہین احمدیہ پڑھنی شروع کی تو ساری دھریت اترنی شروع ہوگئی خود فرماتے ہیں-

"براہین کیا تھی آب حیات کا بحر ذخار تھا- براہین کیا تھی ایک تریاق کوہ لانی یا تریاق اربعہ دافع صرع ولقوہ تھا- براہین کیا تھی ایک عین روح القدس یا روح مکرم یا روح اعظم تھا- براہین کیا تھی یسبح الرعد بحمده والملائكة من خيفته تھی- ایک نور خدا تھا جس کے ظہور سے ظلمت کافور ہوگئی-

آریہ برہمو دہریہ لیکچراروں کے بد اثر نے مجھے اور مجھ جیسے اکثروں کو ہلاک کر دیا تھا اور ان اثرات کے ماتحت لایعنی زندگی بسر کر رہا تھا کہ براہین پڑھتے پڑھتے جب میں ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت کو پڑھتا ہوں صفحہ 90 کے حاشیہ نمبر 1 پر اور صفحہ 149 کے حاشیہ نمبر 11 پر پہنچا تو معاً میری دہریت کافور ہوگئی اور میری آنکھ ایسے کھلی جس طرح کوئی سویا ہوا یا مرا ہوا جاگ کر زندہ ہو جاتا ہے-

سردی کا موسم جنوری 1893ء کی 19 تاریخ تھی- آدھی رات کا وقت تھا کہ جب میں 'ہونا چاہئے' اور 'ہے' کے مقام پر پہنچا پڑھتے ہی معاً توبہ کی- کورا گھڑا پانی کا بھرا ہوا باہر صحن میں پڑا تھا- سرد پانی سے تہہ بند پاک کیا- میرا ملازم مسمی منگتو سو رہا تھا وہ جاگ پڑا- وہ مجھ سے پوچھتا تھا کیا ہوا کیا ہوا- لاچہ (تہہ بند) مجھ کو دو میں دھوتا ہوں مگر میں اس وقت ایسی شراب پی چکا تھا کہ جس کا نشہ مجھے کسی سے کلام کرنے کی اجازت نہ دیتا تھا آخر منگتو اپنا سارا زور لگا کر خاموش ہو گیا- اور گیلا لاچہ پہن کر نماز پڑھنی شروع کی- اور منگتو دیکھتا گیا-

محویت کے عالم میں نماز اس قدر لمبی ہوئی کہ منگتو تھک کر سو گیا اور میں نماز میں مشغول رہا- پس یہ نماز براہین نے پڑھائی کہ بعد ازاں آج تک میں نے نماز نہیں چھوڑی- صبح ہوئی تو میں وہ محمد دین نہ تھا جو کل شام تک تھا- حضرت قبلہ منشی مرزا جلال الدین صاحب بلانی تشریف لائے تو ان سے پتہ پوچھ کر بیعت کا خط لکھ دیا- 1895ء میں حضرت صاحب سے دستی بیعت کی-

(رجسٹر روایات رفقاء حضرت اقدس جلد 7 ص46، 47)

عقیدت مند

علی گڑھ میں ایک بزرگ سید محمد تفضل حسین صاحب تحصیل دار رہتے تھے- جنہیں زمانہ "براہین احمدیہ" سے حضرت اقدس کے ساتھ عقیدت تھی- وہ کئی مرتبہ حضرت اقدس کی خدمت میں علی گڑھ میں تشریف لانے کی درخواست کر چکے تھے- جسے حضور نے قبول فرمایا- اور آپ اپریل 1889ء میں لدھیانہ سے علی گڑھ تشریف لے گئے- اس سفر میں حضور کے ہمراہ آپ کے خدام میں سے حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری- میر عباس علی صاحب اور حافظ حامد علی صاحب تھے حضرت اقدس سید محمد تفضل حسین صاحب تحصیلدار کے ہاں ٹھہرے جو ان دنوں دفتر ضلع میں سپرنٹنڈنٹ تھے آپ نے 7/ اپریل 1889ء کو بیعت کی- 313 رفقاء کبار میں آپ کا نام ہے-

(تاریخ احمدیت جلد اول ص376)

سانس اچھلنے لگا

حضرت ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی (خلف الصدق حضرت مولانا محمود الحسن صاحب) آپ کے واقعہ بیعت کی تفصیل پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"والد صاحب فرماتے تھے کہ اگرچہ مجھ کو ایام جوانی میں صوفیاء کے گروہ سے کوئی خاص عقیدت حاصل نہ تھی لیکن ان کے والد صاحب کو اس قدر عشق الٰہی تھا کہ ہر وقت و ہر لحظہ روتے رہتے تھے- یہ اسی عشق الٰہی کی برکت ہے کہ مجھ کو حضرت مسیح موعود کے خدام میں شامل ہونے کا شرف نصیب ہوا- ورنہ جوانی میں نیچریانہ خیال رکھتا تھا- نماز روزے کی طرف کوئی رغبت نہ تھی- ایسی حالت میں بغیر ذاتی نیک اعمال کے کسی مخفی تصرف الٰہی کے ذریعہ رفقاء کی جماعت میں شامل ہونا خدائے ذوالجلال کا خاص فضل و اکرام اور اس موہبت الٰہی کے نزول کی وجہ صرف والد صاحب کا وہ عشق الٰہی ہی معلوم ہوتا ہے-

ایک دفعہ والد صاحب اپنی سسرال میں والدہ صاحبہ کو پہنچانے پٹیالہ آئے- نانا شیخ فخرالدین صاحب اس وقت مجسٹریٹ تھے- نانا صاحب نے براہین احمدیہ کا ایک نسخہ یہ کہہ کر دیا کہ مولوی صاحب! پنجاب میں ایک بزرگ دہریوں اور بالخصوص سرسید صاحب جیسوں کے سر کچلنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں- والد صاحب نے بہت بے رغبتی سے کتاب لے لی- لیکن جب جلی قلم میں اشتہار دیکھا اور پڑھا- والد صاحب فرماتے تھے کہ میرا سانس سینہ میں اچھلنے لگا- بے ساختہ زبان سے نکل گیا کہ واقعی یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور معلوم ہوتا ہے- والد صاحب کتاب کو ساتھ لے گئے- اور کئی دفعہ کتاب کو مطالعہ کیا- کچھ عرصہ بعد پھر پٹیالہ آئے اور نانا صاحب کو کتاب واپس کرنی چاہی لیکن نانا صاحب نے کہا کہ (نعوذ باللہ) یہ شخص بے دین ہو گیا ہے کیونکہ نبوت کا مدعی ہے- اب اس کتاب کو آپ ہی رکھیں- اس وقت والد صاحب کے دل میں حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہونے کا بے حد اشتیاق ہوا- خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اگر تیرے مقدرات میں قریب ہی میری موت مقدر ہے تو اپنے فضل سے اس وقت تک زندہ رکھ کہ اس مہینہ کی تنخواہ مل جائے- اور میں اس بزرگ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں- تنخواہ ملنے پر آپ لدھیانہ روانہ ہوگئے اور خدمت اقدس میں باریابی حاصل کی- اس وقت دو چار احباب حاضر خدمت تھے جن میں ایک بزرگ حضرت پیر سراج الحق صاحب بھی تھے وہاں آپ نے حضرت مسیح موعود کی بیعت میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا- (الحکم 21/ اکتوبر 34ء)

زیارت اور بیعت

حضرت حکیم انوار حسین صاحب شاہ آبادی ابن مولوی ظہوری صاحب نے 1889ء میں لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود کی زیارت کی- اور بعد ازاں براہین احمدیہ چہار حصص پڑھ کر اور خط و کتابت سے 1894ء یا 1895ء میں بیعت کی-

(الفضل 24/ اگست 99ء)

پڑھتے ہی

حضرت حکیم مولوی وزیر الدین صاحب مکیریاں ضلع ہوشیار پور کے تھے- آپ کا ذکر حضرت مسیح موعود نے "آئینہ کمالات اسلام" اور "ضمیمہ انجام آتھم" میں دونوں جگہ اپنے 313/ اصحاب میں شامل فرمایا- آپ حضور کے دعویٰ مسیحیت سے بہت پہلے سے حضور کے معتقد تھے اور براہین احمدیہ پڑھتے ہی بیعت کی درخواست کر چکے تھے لیکن اس وقت تک حضور کو بیعت لینے کا حکم نہیں ملا تھا-

(بدر 30 ستمبر 99ء)

براہین کا حوالہ

حضرت محمد حسین صاحب ٹیلر ماسٹر بیان کرتے ہیں کہ مجھے بچپن سے کشتی دیکھنے کا شوق تھا- ایک دن کشتی دیکھ کر آیا- ایک گھر میں کوئی مہمان لاڑکانے سے آیا ہوا تھا- اس سے کہا گیا کہ وہاں کے کوئی حالات سناؤ- اس نے کہا کہ وہاں پر ایک مولوی نے تقریر کی ہے کہ زیادہ تعلیم پڑھنے سے دماغ خراب ہو جاتا ہے- قادیان میں مرزا صاحب نے کہا ہے کہ میں خدا ہوں- میں نے کہا کہ حوالہ دو- اس نے کہا براہین احمدیہ میں ہے- ایک احمدی کو تلاش کیا گیا وہ محمد حیات تھے چنیوٹ کے رہنے والے- ان سے پوچھا گیا کہ آپ کے پاس براہین احمدیہ ہے- اس نے کہا' ہے- کھول کر دیکھا تو اس میں لکھا تھا کہ خدا میرے میں ہے اور میں خدا میں ہوں- میں نے کہا کہ یہ تو معمولی بات ہے- جو شخص شیطانی خیالات کا حامل ہو اسے مجسم شیطان کہہ دیا جاتا ہے- جو رحمانی خیالات کا حامل ہو اسے رحمانی کہہ دیا جاتا ہے- اس شخص نے کہا کہ لو بھائی یہ بھی مرزائی ہو گیا- میں نے کہا کہ مرزائی تو بہت اچھی چیز ہے- روئی دار ہوتی ہے- اگر کسی کو نمونیہ ہو جائے تو اس کے گلے میں پہنا دیتے ہیں- میں اپنی دکان پر آ گیا- رات کو خواب میں دیکھا کہ امام مہدی آ گیا ہے- میں قادیان کے لئے روانہ ہوا- رات کوئی گیارہ بجے کا وقت تھا جب میں بٹالے پہنچا- قیام کی کوئی جگہ نہ تھی- حیران پریشان مسافر خانے کے برآمدے میں کھڑا تھا- ایک آدمی اندر سے نکلا اس نے پوچھا کہاں جانا ہے؟ میں نے کہا کہ جانا تو میں نے سکھر ہے مگر اب قادیان جاتا ہوں- وہ مجھے ایک احمدی حسین بخش کے گھر لے گیا- صبح قادیان روانہ ہونے لگا لیکن میزبان نے اصرار کیا کہ جب تک آپ کھانا نہ کھالیں آپ کو جانے نہ دوں گا- وہ بازار جا کر سبزی وغیرہ لائے اور پکا کر روٹی کھلائی- یکہ پر بٹھایا اور کہا کہ قادی کی سواری ہے- پوچھا کیا کرایہ لو گے- یکہ والے نے کہا کہ اڑھائی آنہ کرایہ ہے- پہلے دو سواری بیٹھی تھیں تیسرا میں ہو گیا- ایک آدمی جس کی بہت لمبی داڑھی تھی وہ بھی بیٹھا تھا- اس نے پوچھا کس جگہ جانا ہے- میں نے کہا امام مہدی کی زیارت کو جا رہا ہوں- وہ کہنے لگا پتہ نہیں کیوں لوگ آتے ہیں- ان کو کیا ہو گیا ہے- میں نے استغفار کیا- قادیان پہنچے تو وہ آگے تھا اور میں پیچھے- وہ مرزا گل محمد کے احاطے کی طرف مڑ گیا- میں وہاں کھڑا تھا ایک شخص نے مجھ سے پوچھا آپ نے کہاں جانا ہے- میں نے بتایا اور پھر پوچھا یہ جو شخص مجھ سے آگے تھا یہ کون ہے- انہوں نے بتایا کہ یہ مرزا امام الدین ہے میں حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا- حضرت مسیح موعود (بیت) میں تشریف لائے تو حضرت مولوی صاحب نے میرا بازو پکڑ کر کہا جو آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں وہی آگے بڑھتے ہیں- میں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی اور آپ کو اپنے بچپن کے حالات سناتا رہا- حضور سنتے رہے- میں نے اپنے چھوٹے بھائی کے لئے دعا کی درخواست کی- اخبار بدر بھی لگوایا- کتب بھی حاصل کیں- واپس گیا تو میرا بھائی ان کتب کو ہاتھ بھی نہ لگاتا تھا کہ ان میں جادو بھرا ہے- جو بھی ہاتھ لگائے گا وہ مرزائی ہو جائے گا-

(الفضل 26/ اگست 2000ء)

بیوی کو عادی بنایا

حضرت مولوی رحیم بخش صاحب کی اہلیہ حضرت برکت بی بی صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ

میرے خاوند شب زندہ دار تھے اور آپ نے مجھے بھی تہجد کا عادی بنا دیا-

(رفقاء احمد جلد 13 ص157 ملک صلاح الدین صاحب- احمدیہ بک ڈپو- ربوہ طبع اول 1967ء)

کیا یہ پاک تبدیلیاں' کیا یہ آسمانی رنگ کیا یہ شب بیداریاں پیدا کرنا کسی جھوٹے اور دنیادار کا کام ہے-

بینن حکومت کی طرف سے

ڈاکٹر عبدالسلام کے یادگاری ڈاک ٹکٹ کا اجراء

پریس کانفرنس میں اہل دانش اور صحافیوں کی بڑی تعداد میں شرکت

رپورٹ: رشید احمد طیب۔ مربی سلسلہ

عظیم عالمی شہرت یافتہ احمدی پاکستانی سائنسدان نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب (مرحوم) نے تیسری دنیا کے ممالک میں علمی اور سائنسی ترقی کے لئے اپنی عمر وقف کر رکھی تھی اور اس مقصد کے لئے اٹلی میں آپ کا قائم کردہ عظیم الشان ادارہ' آپ کے حسین خوابوں کو شرمندہ تعبیر کرتا چلا جارہا ہے۔

بہت سے ممالک نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو اپنے ہاں مدعو کر کے علمی اور سائنسی ترقی کے لئے قیمتی رہنمائی حاصل کی۔ مغربی افریقہ کا ملک بینن (Benin) بھی ان خوش قسمت ممالک میں سے ایک ہے۔ جس کی حکومت نے 1987ء میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو یہاں مدعو کیا۔

آپ کے اعزاز میں یہاں مختلف پروگرام منعقد کئے گئے اور بینن یونیورسٹی میں سائنسی تحقیق کا ایک ادارہ قائم کیا گیا جسے محترم ڈاکٹر صاحب کے نام سے معنون کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم کے دورہ کے دوران آپ کے مضبوط جذبہ ایمانی کا عکاس ایک بہت ہی روح پرور واقعہ پیش آیا جو ضمناً یہاں تحریر کیا جاتا ہے۔ ہوا یوں کہ آپ کی آمد کے موقع پر ایک طرف اس وقت یہاں موجود احمدی افراد بہت خوش تھے لیکن ساتھ فکرمند بھی تھے کہ پتہ نہیں ان کی ڈاکٹر صاحب جیسی عظیم ہستی سے ملاقات ہو پاتی ہے یا نہیں کیونکہ اس وقت یہاں جماعت کا مشن ابھی تا ترقی یافتہ نہ تھا اور نہ ہی جماعت کی کوئی بڑی اور اچھی بیت الذکر تھی۔ اور دوسری طرف اس وقت کے ایک مسلمان غیر از جماعت وزیر ذوالکفل صاحب بھرپور کوشش کر رہے تھے کہ مسلمان کمیونٹی کی جانب سے ڈاکٹر صاحب کا شاندار استقبال کیا جائے اور دارالحکومت کوتونو (Cotonou) کی بڑی جامع مسجد میں خصوصی سرخ قالین بچھائے گئے تھے کہ ایک عظیم احمدی سائنس دان یہاں جمعہ پڑھنے کے لئے آئیں گے۔

ڈاکٹر صاحب نے جمعہ سے قبل ایک مقامی دوست سے پوچھا کہ یہاں احمدیہ بیت الذکر کہاں واقع ہے۔ تو آپ کو بتایا گیا کہ کافی تلاش کے بعد پتہ چلا ہے کہ فلاں علاقہ میں ایک چھوٹی سی ٹین کی چھتوں والی بیت الذکر ہے۔ اس پر محترم ڈاکٹر صاحب نے وزیر موصوف سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ میں جمعہ کے لئے اسی بیت الذکر میں جانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ آپ اپنے پروٹوکول وفد سمیت اس سادہ سی احمدیہ بیت الذکر میں تشریف لائے اور اپنے روحانی بھائیوں سے مل جل گئے اور نماز جمعہ ادا کی۔ اس یادگاری تاریخی نماز جمعہ کی وفور محبت سے لبریز سنہری یادیں آج بھی مقامی احمدی احباب کے دلوں میں زندہ ہیں اور بہت سے احباب نے وہ تاریخی لمحات تصویروں کی صورت میں اپنے پاس محفوظ رکھے ہوئے ہیں اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ سادہ چھوٹی سی بیت الذکر جدید تعمیر کی دو منزلہ بہت بڑی بیت الذکر کی شکل اختیار کر چکی ہے اور تعمیر کے بالکل آخری مراحل سے گزر رہی ہے۔ اس کی تعمیر کا بیشتر خرچ مقامی احمدی احباب نے اپنے ذمہ لیا ہے اور اکثر احمدی احباب اسے ایک عظیم معجزہ تعبیر کر رہے ہیں اور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم اور جماعت احمدیہ سے محبت و عقیدت میں اور بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

ڈاک ٹکٹ کا اجراء

بینن یونیورسٹی میں قائم شدہ "سلام تحقیقاتی ادارہ" کے ڈائریکٹر پروفیسر جین پیری ایزن (Jean Pierre Ezin) جنہیں ایک لمبا عرصہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے ساتھ افریقی ممالک میں کام کرنے کا موقعہ ملا ہے ایک لمبے عرصے سے اس کوشش میں تھے کہ وہ ڈاکٹر صاحب ایسی عظیم ہستی کو کسی طرح اپنے ملک میں متعارف کروائیں اور خراج تحسین پیش کرسکیں۔ چنانچہ انہوں نے پہلے ملک کے محکمہ ڈاک کے ڈائریکٹر سے ملاقات کر کے مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم کی شخصیت اور ان کی خدمات سے انہیں آگاہ کرتے ہوئے آمادہ کیا کہ ان کا یہ آئیڈیا ہے کیوں نہ ہم اسے اس طرح ڈاک ٹکٹ جاری کر کے شرمندہ تعبیر کریں۔ ان ڈائریکٹر صاحب نے جب حامی بھرلی تو اعلیٰ حکام سے بات کی گئی' حتیٰ کہ صدر مملکت سے جب اس ضمن میں اجازت طلب کی گئی تو انہوں نے بخوشی اجازت دے دی۔ چنانچہ نومبر 2001ء میں یہ تاریخی ٹکٹ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کی تصویر اور تعارف کے ساتھ چھپ گیا اور جنوری 2002ء سے باقاعدہ جاری کر دیا گیا۔ 135 فرانک سیفا مالیت کا یہ ٹکٹ بینن ڈاک میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا ٹکٹ ہے۔

پریس کانفرنس کی تیاری

جیسے ہی یہ ٹکٹ جاری ہوا' مکرم حافظ احسان سکندر صاحب امیر جماعت احمدیہ بینن نے مجلس عاملہ اور مربیان کی میٹنگ میں مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ فوری طور پر ایک وسیع پیمانہ پر پریس کانفرنس بلائی جائے جس میں عوام الناس کو اس عظیم ہستی کا تفصیلی تعارف کرایا جائے۔ اور ساتھ ہی جماعت کی طرف سے حکومت بینن کا شکریہ بھی ادا کیا جائے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے 30/ جنوری 2002ء کا دن مقرر کر کے تیاریاں شروع کر دی گئیں۔

پریس کانفرنس کے انعقاد کے لئے دارالحکومت کوتونو میں ایک نہایت خوبصورت اور شفاف ریسٹورنٹ کے بالائی ہال کا انتخاب کر کے اس کے لبنانی مالک سے بات کی گئی۔ جب اسے پروگرام کا مقصد اور تفصیل بتائی گئی تو اس نے کہا کہ میں اس عظیم سائنس دان کا بہت قدر دان ہوں۔ آپ کے اس پروگرام میں تعاون کر کے میں خوشی محسوس کروں گا۔ چنانچہ اس نے ریسٹورنٹ کا وہ وسیع اور خوبصورت ہال بلا معاوضہ ہمیں دے دیا۔

جگہ حاصل کرنے کے سلسلہ میں سارے انتظامات مکرم ڈاکٹر عبدالوحید خادم صاحب نے کئے۔ اس کے بعد ہال کی سجاوٹ اور سیٹنگ وغیرہ کا کام مکرم خالد محمود صاحب' مجیب احمد منیب صاحب اور خاکسار رشید احمد طیب' مربیان سلسلہ نے سرانجام دئے۔ سٹیج کے عقب میں قریباً چار میٹر لمبا بینرز آویزاں کیا گیا تھا جس کے ایک طرف ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے نوبل انعام لیتے وقت کی تصویر اور دوسری طرف جاری ہونے والے ڈاک ٹکٹ کی تصویر دکھائی گئی تھی۔ درمیان میں احمدیہ صد سالہ جشن تشکر والا Logo بنایا گیا تھا اور نیچے جلی حروف میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا تعارف تحریر کیا گیا تھا۔

مکرم اصغر علی بھٹی صاحب اور انوار الحق بیگ صاحب مربیان سلسلہ نے مقامی فعال خادم مکرم عثمان صاحب کے تعاون سے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے متعلق دستیاب معلومات وغیرہ کے انگریزی مواد سے فرانسیسی زبان میں ایک تفصیلی مقالہ کی صورت میں مواد تیار کیا جسے پریس کانفرنس میں پیش کیا جانا تھا۔

جماعت سے دو بہت ہی عقیدت رکھنے والے عیسائی صحافی دوستوں آریمی شوبادے (Arimi Chobade) صاحب اور کرسٹن توحا (Christian Toha) صاحب نے ملک کے تمام معروف اخبارات کے دفاتر' ریڈیو اور ٹیلیویژن کے نمائندگان سے روابط کر کے انہیں مدعو کرنے کی ذمہ داری احسن رنگ میں نبھائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

پریس کانفرنس کا انعقاد

پریس کانفرنس کے آغاز میں مکرم امیر صاحب جماعت بینن نے دو خصوصی مہمانوں' سلام ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف بینن یونیورسٹی کے ڈائریکٹر پروفیسر جین پیری ایزن اور محکمہ ڈاک بینن کے ڈائریکٹر مکرم جبریل ٹوپانو (Gabriel Tok Pano) کو اپنی اور جماعت کی طرف سے خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کی سوانح اور آپ کی خدمات کے بارہ میں قریباً چالیس منٹ کا مقالہ پیش کیا جس میں بالخصوص تیسری دنیا کے غریب ممالک میں سائنسی و علمی ترقی کے میدان میں آپ کی خدمات کا ذکر تھا۔ اس کے ساتھ آپ نے اپنی اور جماعت احمدیہ بینن کی طرف سے محکمہ ڈاک اور حکومت بینن کا شکریہ ادا کیا کہ کس خوبصورت اور عمدہ طریق سے اس ملک نے ایک عظیم خادم انسانیت سائنس دان کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

اس کے بعد پروفیسر جین پیری ایزن صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ انہیں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے ساتھ 20 سے زائد افریقن ممالک میں جانے کا موقع ملا اور انہوں نے ڈاکٹر صاحب کی ذات کو بہت قریب سے دیکھا اور اس عظیم ہستی کو نہایت سادہ مزاج اور عالی ظرف اور خدمت انسانیت کے جذبہ سے لبریز پایا۔ انہوں نے کہا کہ آج کی پریس کانفرنس میں امیر جماعت احمدیہ کا مقالہ سن کر میں حیران ہوں کہ آپ لوگوں کو کس قدر تفصیل سے ڈاکٹر صاحب مرحوم کے متعلق معلومات ہیں اور کتنا پیار اور خلوص آپ ان سے رکھتے ہیں۔ اور یہ حیرت انگیز کانفرنس منعقد کر رہے ہیں اس پر ہمارا ادارہ یقیناً آپ کا شکرگزار ہے۔

نیز پروفیسر موصوف نے بتایا کہ ان کے ادارہ سے اوسطاً ہر سال بیس چنیدہ طلباء اٹلی میں سلام انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ریسرچ میں سپیشل کورس کے لئے منتخب ہوتے ہیں اور یہ سلسلہ ایک لمبے عرصہ سے جاری ہے۔ اور اب تک قریباً ایک سو سے زائد سکالرز جو کہ ہمارے ادارہ کے فارغ التحصیل ہیں اٹلی سے اپنے کورس مکمل کرنے کے بعد افریقہ کے مختلف ممالک کی یونیورسٹیوں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

مکرم جبریل ٹوکوپانو ڈائریکٹر محکمہ ڈاک نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے بہت غور و خوض اور سوچ بچار کے بعد یہ ڈاک ٹکٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور آج جب اس کانفرنس میں شرکت کر کے اس عظیم ہستی کے متعلق اتنی تفصیل سے سنا ہے تو ہم پوری طرح سے مطمئن اور خوش ہیں کہ ہمارا یہ اقدام نہایت صحیح اور بروقت تھا اور وہ عظیم انسان واقعی اس بات کا مستحق ہے کہ تیسری دنیا کے ممالک کم از کم اس سطح پر اسے یاد رکھیں۔

اس کے بعد صحافیوں کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں' آپ کی خدمات اور جماعت احمدیہ کے ساتھ ان کے تعلق کے بارہ میں سوالات کے جوابات مکرم امیر صاحب نے دئیے۔

ایک صحافی نے پروفیسر ایزن صاحب سے سوال کیا کہ ہمارا ملک اور دیگر افریقی ممالک اس عظیم خادم انسانیت ہستی کی یاد کس طرح تازہ رکھ سکتے ہیں اور قدر کر سکتے ہیں؟-

پروفیسر صاحب نے جواب دیا کہ سب سے اہم تو ڈاکٹر سلام کا تیسری دنیا کے لئے پیغام ہے کہ ہم ہر ملک میں سائنسی اور علمی ترقی کو سب سے زیادہ اہمیت دیں کہ اسی میں ہماری ترقی اور بقا کی ضمانت ہے- اور ہمیں خوشی ہے کہ بینن میں اس پر عمل شروع ہو چکا ہے اور اس کا منہ بولتا ثبوت ہمارا یہ ادارہ ''سلام انسٹی ٹیوٹ آف ریسرچ'' ہے اور پھر جس طرح سے ہماری حکومت نے یادگاری ٹکٹ کا اجراء کیا ہے یہ بھی ڈاکٹر سلام کو یاد رکھنے اور انہیں خراج تحسین پیش کرنے کا ایک خوبصورت انداز ہے-

تقریب کے اختتام پر مکرم امیر صاحب نے بینن جماعت کی طرف سے ان دونوں معزز مہمانوں کی خدمت میں ایک ایک خوبصورت فریم شدہ ڈاک ٹکٹوں کا سیٹ تحفۃً پیش کیا جسے دونوں حضرات نے نہایت خوشی سے شکریہ کے ساتھ وصول کیا-

نیز پروفیسر ایزن صاحب کو ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی ایک بڑی اور خوبصورت فریم شدہ تصویر ان کے ادارہ کے لئے پیش کی گئی جس پر پروفیسر موصوف کی خوشی قابل دید تھی-

اس پریس کانفرنس میں مذکورہ بالا دو معزز مہمانوں کے علاوہ سلام انسٹی ٹیوٹ آف بینن یونیورسٹی کے 20 طلباء' 35 مقامی احمدی احباب' پانچ مرکزی مربیان سلسلہ اور تین ڈاکٹر صاحبان اور 38 صحافی شامل ہوئے جن میں نیشنل ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے نمائندگان' پانچ ایف ایم ریڈیو چینلو کے نمائندے اور بائیس اخباری نمائندے شامل تھے-

صحافیوں کا اتنی بڑی تعداد میں کسی پریس کانفرنس میں آنا بھی اپنی نوعیت کا منفرد واقعہ تھا جس کا اظہار اکثر صحافیوں اور دیگر مہمانوں نے بھی کیا اور اکثر نے کہا کہ ہم نے اپنے مختلف اخبارات کے اتنی تعداد میں صحافی کبھی اکٹھے کسی پریس کانفرنس میں نہیں دیکھے-

کانفرنس کے اختتام پر تمام شرکاء کی ماحضر سے تواضع کی گئی-

ذرائع ابلاغ میں اشاعت

کانفرنس کے اگلے ہی دن ملک کے 14 بڑے اخبارات میں جلی سرخیوں کے ساتھ مع تفصیلات خبر شائع کی گئی- اس کے ساتھ ساتھ نیشنل ریڈیو اور جملہ FM ریڈیو چینلو سے کانفرنس کی خبر بار بار نشر کی گئی-

نیشنل ٹیلی ویژن نے اپنے خبرنامہ میں تین منٹ پر مشتمل خبر تصویری جھلکیوں کے ساتھ نشر کی- اور اگلے دن ان کے نمائندے نے آکر امیر صاحب سے درخواست کی کہ ہم ایک تفصیلی پروگرام ڈاکٹر صاحب کے حوالے سے ٹیلی ویژن میں دینا چاہتے ہیں- اس سلسلہ میں امید ہے جلد ہی قارئین خوشخبری سنیں گے-

چونکہ بینن ٹیلی ویژن کی نشریات سیٹلائٹ چینل کے ذریعہ بہت سے افریقی ممالک میں دیکھی جاتی ہیں اس لئے امید ہے کہ جہاں جہاں بھی یہ نشریات دیکھی جاتی ہیں وہاں کے عوام تک اس تاریخی پریس کانفرنس کے ذریعہ اس عظیم سائنسدان کے متعلق بیش قیمت معلومات ضرور پہنچی ہوں گی- خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کی اس کاوش کو احسن رنگ میں قبول فرمائے اور جماعت کو ترقیات سے نوازتا چلا جائے- آمین ثم آمین-

(الفضل انٹرنیشنل 29 مارچ 2002ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری مجلس کار پرداز- ربوہ

مسل نمبر 34012 میں Mrs.Aisyah w/o Mr. Dudi Finardi پیشہ پنشنر عمر 58 سال بیعت 1985ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-5-1998 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- حق مہر -/1050 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/398000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ Mrs. Aisyah w/o Mr. Dudih Finardi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Kasdan s/o Murdasan انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Dudih Finardi انڈونیشیا

مسل نمبر 34022 میں محترمہ امۃ النصیر طاہرہ بنت محمد اقبال صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- فی الحال جائیداد کوئی نہیں- اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ امۃ النصیر طاہرہ بنت محمد اقبال صاحب کنری سندھ گواہ شد نمبر 1 محمد اقبال ولد محمد اسماعیل کنری سندھ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید زاہد ولد عبدالعزیز مرحوم وصیت نمبر 30285

مسل نمبر 34023 میں خالد محمود ولد محمد اسلم جان قوم قریشی پیشہ کاروبار عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کریم پورہ گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- رہائشی مکان برقبہ اڑھائی مرلے مالیتی -/450000 روپے- پلاٹ برقبہ 5 مرلے -/100000 روپے- کاروباری سرمایہ -/70000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/1600 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد خالد محمود ولد محمد اسلم جان گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر محمد اکرم وصیت نمبر 31342 گواہ شد نمبر 2 شہزاد گلزار وصیت نمبر 28846

مسل نمبر 34024 میں نسرین طاہر زوجہ ملک طاہر احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- طلائی زیورات وزنی 10 تولے مالیتی -/60000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ نسرین طاہر زوجہ ملک طاہر احمد اسلام آباد گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 ملک فرحان احمد وصیت نمبر 28921 گواہ شد نمبر 2 عبدالقدوس وصیت نمبر 30002

مسل نمبر 34025 میں ثمینہ نصرت زوجہ خالد محمود قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کریم پورہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- حق مہر ادا شدہ -/12000 روپے- طلائی زیورات وزنی 7 تولے مالیتی -/42000 روپے- ریٹائرمنٹ -/372000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/1700 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ ثمینہ نصرت زوجہ خالد محمود کریم پورہ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر محمد اکرام وصیت نمبر 31342 گواہ شد نمبر 2 شہزاد گلزار وصیت نمبر 28846

مسل نمبر 34026 میں آصفہ یاسمین بنت خورشید احمد قوم راجپوت پیشہ پرائیویٹ بلازم عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گل روڈ گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-9-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- طلائی زیورات وزنی آدھا تولہ مالیتی .... - اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ آصفہ یاسمین بنت خورشید احمد گل روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر محمد اکرام وصیت نمبر 31342 گواہ شد نمبر 2 شہزاد گلزار وصیت نمبر 28846

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مورخہ 30 مارچ 2002ء مکرم کنور اقبال احمد زبیر صاحب ابن مکرم کنور مطلوب احمد صاحب (مرحوم) کی شادی مکرمہ منصورہ مہدی صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب بخیر وخوبی انجام پائی۔ اگلے روز مورخہ 31 مارچ کو دولہا کے نانا محترم صوبیدار (ر) راجہ محمد مرزا خان صاحب دارالرحمت وسطی کی طرف سے وسیع دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں بزرگان سلسلہ اور احباب وعزیزان نے شرکت کی۔ دولہا اور دلہن محترم راجہ منیر احمد خان صاحب انچارج وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ (جونیئر سیکشن) کے بھانجا اور بھانجی ہیں۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب ربوہ لکھتے ہیں۔ شوگر کی وجہ سے خاکسار کے پاؤں متاثر ہیں اور کبھی کبھی تکلیف کافی زیادہ محسوس ہوتی ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔

مکرم بشارت احمد صاحب چیمہ نظارت مال آمد ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کی بیٹی مکرمہ قمر آراء چیمہ صاحبہ اہلیہ مکرم انس احمد صاحب چیمہ ہیڈ مسٹریس بیوت الحمد پرائمری سکول ربوہ بوجہ الرجی سات روز فضل عمر ہسپتال میں داخل رہیں پھر میو ہسپتال لاہور کے شعبہ امراض جلد کے I.C.U میں داخل رہیں۔ چند یوم سے ربوہ میں واپس آ گئی ہیں۔ تاحال طبیعت تندرستی کی طرف مائل نہیں ہو رہی۔ نیز الرجی کا آنکھوں پر بھی شدید اثر ہے۔ ہومیوپیتھی علاج جاری ہے۔ جلد صحت یابی نیز بعد علاج ادویات کے بداثرات سے حفاظت کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم نعیم احمد شاہ صاحب معلم اصلاح وارشاد مرکزیہ بھون ضلع چکوال کے بڑے بھائی مکرم شفیق احمد صاحب تقریباً سات سال سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹر صاحبان نے بتایا ہے کہ ان کے دماغ میں رسولی ہے اور اس کا آپریشن ہوگا۔ ان کی شفایابی کیلئے احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے۔

مکرم فضل احمد صاحب آف ڈاور ایک سال سے معدہ کی تکلیف سے علیل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

محترم ملک محمد احمد ثاقب صاحب دارالعلوم غربی حلقہ ثناء تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ عابدہ نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم فضل محمود صاحب باجوہ آف کینیڈا کو مورخہ 24 مارچ 2002ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام ''ضحیٰ محمود'' تجویز ہوا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم منظور احمد باجوہ صاحب کی پوتی ہے۔ بچی کی عمر، صحت، علم عطا ہونے اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم رانا لیاقت علی صاحب ولد مکرم رانا عبدالسلام صاحب کاٹھگڑھی مرحوم نبی سر روڈ سندھ مورخہ 15 مارچ 2002ء بروز جمعۃ المبارک صبح چھ بجے اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث بعمر 45 سال انتقال کر گئے۔ اسی روز شام ساڑھے پانچ بجے مکرم خالد احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر مکرم یونس علی آصف صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا خود حامی و ناصر ہو اور مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

محترم رانا بنیامین صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ ایک عرصہ سے آنکھوں کے مرض میں مبتلا ہیں نظر بہت کمزور ہے چلنے پھرنے میں دشواری ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

سابق حافظات مدرسۃ الحفظ متوجہ ہوں

سابق حافظات مدرسۃ الحفظ طالبات یہ نوٹ فرما لیں کہ جو اجلاس مورخہ 28۔اپریل بروز اتوار ہونا تھا اب ملتوی کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اب میٹرک طالبات کی تربیتی کلاس ہو رہی ہے اب یہ اجلاس مورخہ 12 مئی بروز اتوار ''مدرسۃ الحفظ طالبات'' میں ہوگا۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عالمی خبریں

مشرق وسطیٰ کا حل فلسطینی ریاست کا قیام ہے واشنگٹن میں مراکش کے شاہ محمد سے ملاقات میں امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے بحران کا واحد حل فلسطینی ریاست کا قیام ہے۔ مراکش کے شاہ محمد نے اس موقع پر کہا کہ فلسطینیوں کو مذاکرات کی میز پر لانے کیلئے ضروری ہے کہ اسرائیل فوری طور پر فلسطینی علاقوں سے اپنی فوج واپس بلالے۔

جنگ کیلئے تیار ہیں مصر کے وزیراعظم عاطف عبید نے کہا ہے کہ ان کا ملک اسرائیل سے جنگ کیلئے تیار ہے۔ مگر اس مقصد کیلئے عرب ممالک کو 100 ارب ڈالر فراہم کرنا ہوں گے۔ مصری وزیراعظم نے دوبئی کے اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ چیلنج کا مقابلہ کرنے کیلئے عرب فنڈ سے رقم مختص کرنا ہوگی۔

یاسر عرفات پر حملہ اسرائیلی فوج کی طرف سے یاسر عرفات پر گرینڈ سے حملہ کیا گیا مگر وہ اس حملے میں بال بال بچ گئے۔ فلسطینی سیکورٹی چیف محمد دحلان کے مطابق مغربی کنارے کے علاقے رملہ میں صدر یاسر عرفات کے کمپاؤنڈ کے باہر متعدد بم دھماکے ہوئے مگر وہ محفوظ رہے۔ یہودی رملہ میں ایوان صدر کے احاطے کی دیواریں توڑ کر ان کے دفتر داخل ہونا چاہتے تھے۔ ہیبرون میں اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے مزید 2 فلسطینی فوجی شہید اور دو زخمی ہو گئے۔ اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ اسرائیل جارحیت سے باز رہے۔

گجرات کے پناہ گزین کیمپوں میں چیچک بھارتی صوبہ گجرات میں پناہ گزین کیمپوں میں چیچک اور دیگر بیماریاں پھیل گئی ہیں۔ امدادی کارکنوں کے مطابق ان بیماریوں میں 19 بچوں سمیت تقریباً 100 افراد متاثر ہو چکے ہیں۔

گوادر بندرگاہ چینی بابر انجینئرنگ گروپ کمپنی کے صدر نے کہا ہے کہ گوادر بندرگاہ مشرق وسطیٰ، جنوبی اور وسطی ایشیا کا سنگم ہوگی۔ پہلے مرحلے کی تین برس میں مکمل کرنے کی ذمہ داری پوری کی جائے گی۔ مزید انجینئر ماہرین اور بھاری مشینری گوادر بھیجی جا رہی ہے۔

امریکہ کی سب سے بڑی مسلم فلاحی تنظیم پر پابندی امریکی حکومت نے امریکہ کی سب سے بڑی مسلم فلاحی تنظیم ہولی لینڈ فاؤنڈیشن اینڈ ڈویلپمنٹ پر پابندی عائد کر دی جس کے خلاف تنظیم نے عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ امریکی حکومت نے تنظیم پر حماس کے لئے فنڈز اکٹھا کرنے کا الزام عائد کر کے پابندی لگائی ہے۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ ہماری تنظیم پر عائد الزامات میں کوئی حقیقت نہیں۔ امریکی عدالت کے جج نے پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ حکومت کو اب ان الزامات کو عوام کے سامنے لانا چاہئے۔

تیل کے کنوؤں پر قبضہ نائیجیریا میں تیل کے بین الاقوامی کنوؤں پر سینکڑوں مقامی نوجوانوں نے قبضہ کر لیا ہے اور 90 سے زائد ورکروں کو یرغمال بنا لیا ہے۔ نوجوان حکومت سے کمپنی میں نوکریاں دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ حکومت ان سے بات چیت کر رہی ہے۔

چینی بادشاہ کی پینٹنگ چین کے بادشاہ ہوئی ژونگ کی بنائی ہوئی پینٹنگ بیجنگ میں ایک نیلامی کے دوران 2.77 ملین ڈالر میں فروخت ہوئی۔ یہ بارہویں صدی میں روشنائی سے بنائی گئی پینٹنگ ہے۔

گجرات میں 7۔افراد ہلاک بھارت کے فساد زدہ صوبہ گجرات میں جلاؤ۔گھیراؤ اور حملوں کے دوران مزید 7۔افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ انتہا پسند ہندوؤں نے مسلمانوں پر پتھروں۔ ڈنڈوں اور سلاخوں سے حملے کئے مسلم کش فسادات میں گزشتہ 5 روز میں 36۔افراد ہلاک کر دیئے گئے جبکہ ایک مسجد شہید کی گئی۔

شیراک کا مناظرے سے انکار فرانس کے صدر ژاک شیراک نے صدارتی انتخاب کے فیصلہ کن راؤنڈ سے پہلے اپنے حریف لی پین سے ٹیلی ویژن پر مناظرے سے انکار کر دیا ہے ان کے حریف لی پین نے کہا کہ یہ ہماری فتح ہے۔ برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر نے کہا ہے کہ یورپ کے جمہوریت پسند متحد ہو جائیں۔

بھارت کو طیاروں کی فروخت برطانیہ نے ایک بلین پاؤنڈ مالیت کے ایٹم بردار 60 ہاک طیارے بھارت کو فروخت کئے ہیں۔ جس پر برطانوی ارکان پارلیمنٹ نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ ہاک جیٹ ایٹمی ہتھیار گرانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ بھارت کو طیاروں کی فروخت ایٹمی عدم پھیلاؤ سے متعلق برطانوی حکومت کے نظریئے کے منافی ہے۔ ارکان پارلیمنٹ کا کہنا ہے کہ حکومت برطانیہ نے عزم کیا تھا کہ برطانیہ ایسے آلات فروخت نہیں کرے گا جو بھارت کے نیوکلیئر پروگرام کا حصہ بنیں یا اسے سپورٹ کریں۔

بھارت اور چین کا تعاون بھارت اور چین کے درمیان دہشت گردی کے خلاف تعاون پر مذاکرات ہوئے ہیں۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف عالمی صورت حال۔ اقوام متحدہ میں باہمی تعاون اور باہمی تعاون کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

سپین میں القاعدہ کے رہنما گرفتار سپینش پولیس نے القاعدہ کے ایک سرکردہ رہنما کو گرفتار کر لیا ہے۔ جن پر دہشت گردی کی کارروائیوں کیلئے فنڈز مہیا کرنے کا الزام ہے۔ ملزم ابوطلحہ کو میڈرڈ سے گرفتار کیا گیا۔

نیپالی وزیراعظم کا گھر جلا دیا گیا ماؤ باغیوں نے نیپال کے وزیراعظم شیر بہادر دوبے کا آبائی گھر جلا دیا۔ وہ اس وقت خود کھٹمنڈو میں تھے۔

بقیہ صفحہ 1

تعلیم تحریک جدید میں آ گئے اور ازبک زبان سیکھی پھر آپ جامعہ احمدیہ کے ریسرچ سیل سے منسلک ہو گئے اور تادم آخر اسی شعبہ میں خدمات بجالا رہے تھے۔

ہومیو پیتھی سے آپ کو خاص لگاؤ تھا۔ اس کے ذریعہ خدمت خلق کے لئے اپنے آپ کو وقف کئے رکھا۔ طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اینڈ ہسپتال ربوہ کے زیر انتظام آپ گزشتہ پانچ سال سے خدمات بجالا رہے تھے اور بیت الناصر دارالرحمت غربی ربوہ میں ناصر ہومیو پیتھک کلینک اگست 1997ء سے چلا رہے تھے جہاں روزانہ مریضوں کو دیکھتے۔ آپ کو علمی حوالے سے یہ سعادت بھی نصیب ہوئی کہ روزنامہ الفضل میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بہت سی مجالس عرفان کو مرتب کرنے کی توفیق پائی آپ نے اپنی اہلیہ مکرمہ بشریٰ داؤد صاحب بنت مکرم لطیف الرحمن صاحب اور ایک بیٹا محمد طٰہٰ بعمر پانچ سال اور ایک بیٹی امۃ الوکیل بعمر تین سال یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔ اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ ادارہ الفضل اس المناک وفات پر جملہ لواحقین سے دلی اظہار تعزیت کرتا ہے۔

حادثہ میں زخمی مربیان کرام

اس حادثہ میں دو مربیان کرام زخمی ہوئے ہیں۔ مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ، استاد مدرسۃ الحفظ ایک دعاگو اور نافع الناس وجود ہیں۔ ان کے سر پر شدید ضربات آئی ہیں جس کا آپریشن الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں متوقع ہے۔ مکرم حافظ محمد نصراللہ صاحب مربی سلسلہ آج کل تخصص فی التفسیر کر رہے ہیں۔ ان کا بازو فریکچر ہوا ہے۔ اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان دونوں زخمیوں کی کامل شفا یابی کے لئے احباب جماعت سے دردمندانہ اپیل ہے۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ جمعہ 26 اپریل زوال آفتاب:	1-06
☆ جمعہ 26 اپریل غروب آفتاب:	7-47
☆ ہفتہ 27 اپریل طلوع فجر:	4-56
☆ ہفتہ 27 اپریل۔ طلوع آفتاب:	6-25

اہم قومی معاملے پر ریفرنڈم ہوسکتا ہے چیف

جسٹس آف پاکستان جسٹس شیخ ریاض احمد نے ریمارکس دیئے ہیں کہ آئین کی رو سے اہم قومی معاملے پر عوام کی رائے معلوم کرنے کیلئے ریفرنڈم ہوسکتا ہے۔ اس ضمن میں آئین میں تشریح کی گئی ہے۔

ریفرنڈم پر سپریم کورٹ کا فیصلہ قبول کرلوں گا

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ انہوں نے ریفرنڈم کا فیصلہ سوچ سمجھ کر کیا تھا۔ اس سے غیر یقینی صورتحال ختم ہو جائے گی۔ ریفرنڈم کے قانونی یا غیر قانونی ہونے کے بارے میں فیصلہ سپریم کورٹ کرے گی جسے تسلیم کیا جائے گا۔ تاہم ان کی نگاہ میں آئین کے تحت یہ قانونی عمل ہے۔

بجلی، گیس سستی کرنا دکھاوے کے کام ہیں

صدر مشرف نے کہا ہے کہ غریبوں کیلئے گیس، بجلی کے نرخ کم کرنا دکھاوے کے اقدامات ہیں۔ اس سے غریب کو فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ ملک مزید بوجھ تلے دب جاتا ہے۔ غربت کو ختم کرنے کیلئے معاشی بحالی ضروری ہے۔

ٹرن آؤٹ 75 سے 80 فیصد تک ہوگا وفاقی

وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ 30 اپریل کو ہونے والے ریفرنڈم میں ٹرن آؤٹ بھاری ہوگا۔ ایک نے کہا کہ رائے عامہ کے پولز کے مطابق ٹرن آؤٹ 75 سے 80 فیصد کے درمیان ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ریفرنڈم کوئی سیاسی مسئلہ نہیں اس کا مقصد ملک میں اصلاحات اور ترقی کو جاری رکھنا ہے۔

ربوہ اور نواح میں ہلکی بارش

گزشتہ روز علی الصبح ربوہ اور گردونواح میں ہلکی بارش کی وجہ سے گرم ہوتا ہوا موسم خوشگوار ہوگیا ہے۔ چند دن سے تیز ہواؤں اور مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے امسال اپریل میں موسم خوشگوار ہے۔

دفاعی بجٹ میں 11 فیصد اضافے کا فیصلہ

پاکستان اس سال اپنے دفاعی بجٹ میں گیارہ فیصد اضافہ کرے گا۔ اس بات کا فیصلہ شرقی اور غربی سرحدوں کی صورتحال کے پیش نظر کیا گیا ہے۔

بغیر اجازت پبلک مقامات پر جلسے جلوس نہیں ہونے دیں گے

صدارتی ریفرنڈم کے حق اور مخالفت میں سیاسی سرگرمیوں کے اہم ہفتے کا آغاز ہوا ہے۔ حکومت کی طرف سے ریفرنڈم کے حق میں مہم پہلے سے زیادہ تیز کردی گئی ہے۔

گھریلو اشیاء برائے فروخت

مندرجہ ذیل اشیاء برائے فروخت ہیں۔
پردے، کارپٹ، سیلنگ فین 10 عدد
ایک عدد A.C ڈیڑھ ٹن ایک عدد ڈبل بیڈ
برائے رابطہ فون نمبر 212150 ربوہ

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید وفروخت کے لئے
VIP Enterprises Property Consultant
سہیل صدیقی فون آفس 2270056-2877423

سالانہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں
اس لئے خوب تیاری کریں اور اگر۔ **رفیق دماغ**
کا استعمال ساتھ جاری رہے تو رزلٹ اللہ کے فضل کے ساتھ
توقع کے مطابق ہوگا۔ بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے
رفیق دماغ۔ کمزور ذہن کے بچوں کو ضرور استعمال کرائیں
قیمت فی ڈبی۔/25 روپے کورس 3 ڈبیاں۔
تیار کردہ: **ناصر دواخانہ** (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکاری، ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگلور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobr-k@usa.net

خوشخبری
کینولہ کوکنگ آئل اب۔/42 روپے فی لیٹر خرید فرمائیں نیز اب 1/2 لیٹر، 1 لیٹر، 3 لیٹر، ساڑھے چار لیٹر 16 لیٹر کی پیکنگ میں بھی دستیاب ہے۔
رابطہ سمیع اللہ باجوہ۔ نزد رؤف بلڈ پو عمر مارکیٹ ربوہ

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

AHMAD JEWELLERS
Prop: Salah-ud-Din Zarger
Aqsa Road Bano Bazar Rabwah
PH SHOP:212040 RES:211433

DIARRHOEA POWDER
بچوں کے اسہال، پیٹ درد، الٹیاں اور پانی کی کمی کو دور کرنے کیلئے بہترین دوا۔ قیمت۔/10 روپے گھر پر ضرور رکھیں۔ بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون 213698

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر۔ طاہر محمود
☎4844986

HERCULES
Reliable Products for your Vehicle
ہرکولیس آئل فلٹر
TIN PACK
خدمت کے 30 سال
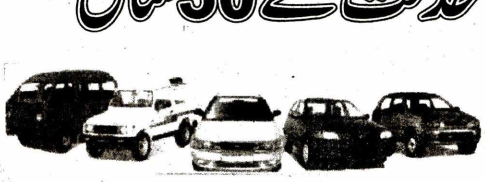

مینوفیکچرر
آئل فلٹر
پٹہ کمانی سیلنسر بکس
وسیلنسر پائپ اور
ربڑ پارٹس
میاں بھائی
طالب دعا میاں عبداللطیف۔ میاں عبدالماجد
کوٹ شہاب دین نزد فرخ مارکیٹ شاہدرہ لاہور
Ph: 042-7932514-5-6 Fax: 042-7932517
E-mail: mianbhai2001@yahoo.co.uk

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل۔ 61